

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دفاع صحابہ پر عقلی و نقلی دلائل

دفاع صحابہ

کیوں ضروری ہے؟

تالیف

مولانا رب نواز طاہر

فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتبہ علی المرتضیٰ لاری اڈہ منسہرہ

ناشر

Cell # 0300-5025922

پیش لفظ



Mawlana
Abdul Ghafoor Nadeem

Non Resident & Guest

SPAN-E-SAHABA, KARACHI DIVISION

Jamia Siddiq-e-Akbar Muhammad

(Bagan) Chowangl, North Karachi

Phone: 8975229

Date: 6/11/2001



عبد الغفور ندیم

نائب المد والخطیب سپاہ صحابہ کراچی
جامعہ سیدی اکبر محمدی (ناگن) پرزنگی نانکو کراچی

صحابہ کرامؓ دشمنِ نبوت کے وہ گھمسانے دنگا رہتے ہیں جن کا غم جو ہے آج
پورا عالم تہمت زد ہے۔ مقامِ صحابیت کا ادراک حاصل کیے بغیر شامِ نبوت و رسالت
کا ادراک مشکل ہی میں خاکساروں میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس قسم کے ازلی و
ابدی دشمن نے دشمنِ نبوت کو دیرانِ کرتے کے لیے اس کی ٹیٹھریں برسرِ کرتے کے
نایاب جہات کے جن کے غظتوں کو بیان کرتے ہیں اس قسم کے قاتلِ عظیم
میر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیتؑ کو صحابہؓ کے بہت
میرا بہت کی دلیل ہے اور صحابہؓ کی دشمنی میرا دشمنی کی دلیل ہے۔ قرآنِ مجید کے مطابق
وہ دشمنِ نبوت رسولؐ کے دشمن ہیں کچھ سہارا میں چور کھاتا جس کا منبِ نبوت صحابہؓ سے ہے

اسی حقیقت کے وہ جہات کے لیے زیرِ نظر رہا ہے تا لیف کیا گیا ہے۔ جبکہ سلاطین
صحابہ کرامؓ کے غظتوں کا ادراک یقیناً آسان ہر جا رہا۔
اگر ہماری وزیرِ دولت کا مسامحہ کو شرفِ جبریت سے زائد ہے اور اس کا پیچہ کو
ناخِ معافی بنائے۔ آمین!

عبد الغفور ندیم
نائب المد والخطیب
کراچی

۹۲
۲۰۰۱

یا اللہ مدد

نام کتاب _____ دفاع صحابہ کیوں ضروری ہے؟

مصنف _____ مولانا رب نواز طاہر

ناشر _____ مکتبہ علی المرتضیٰ لاری اڈہ مانسہرہ

طباعت اول _____ 1500 عدد

ہدیہ _____ 15 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ محمد الرسول اللہ ﷺ و صحابہ کرام ہری پور

مکتبہ ابوبکر صدیقؓ مانسہرہ

مکتبہ عمر فاروقؓ بنگرام

مکتبہ عثمان غنیؓ اوگی

مکتبہ علی المرتضیٰؓ لاری اڈہ مانسہرہ

مکتبہ مدنیہ ایبٹ آباد، مکتبہ الحمید شتکیاری

اقصی اسلامی کیسٹ و خوشبو محل بنگرام

ایثار ریکارڈنگ اینڈ کتاب گھرائٹ

حرفِ آغاز



الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيمِ الْخَبِيرِ ۝ الْمُتَّقِينَ نِظَامَ الْعَالَمِ بِلَا مُعِينٍ وَنَصِيرٍ ۝
 فَسُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي حِكْمَتُهُ بَالِغَةُ وَعِلْمُهُ عَزِيزٌ ۝ وَنِعْمَهُ وَاصِلَةٌ إِلَى كُلِّ
 صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ۝ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي نَقِيرٍ وَلَا
 قَطْمِيرٍ ۝ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِي هَدَانَا
 بِكِتَابٍ مُنِيرٍ ۝ وَدَعَانَا إِلَى اللَّهِ بِالْأَنْدَارِ وَالتَّبَشِيرِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَ عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ مَا دَامَتِ الْكَوَاكِبُ تَسِيرُ ۝

أَمَّا بَعْدُ.....

۱ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں نبوت کا تاج پہنایا گیا..... نبوت ملنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاشرے سے بت پرستی..... اور دیگر برائیوں کے خلاف کام شروع کیا..... پورے معاشرے کو ٹھیک کرنے کیلئے..... اور معاشرے کے اندر موجود خرابیاں اور برائیاں دور کرنے کیلئے چونکہ افراد درکار ہوتے ہیں..... ایک جماعت اور گروہ ایسا ہونا چاہیے..... جو کہ منظم اور مضبوط بنیاد پر کام کر سکے۔ ۱

۱ اسی خاطر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات سے آراستہ..... ایک جماعت تیار کرنی شروع کی..... تو جو جماعت تیار ہوئی یعنی صحابہ کی جماعت..... جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام ارشادات، اقوال و افعال..... اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر لئے..... قرآن کریم جن کے سامنے نازل ہوا..... اور یہ لوگ اس کے اولین مخاطبین بنے..... کیونکہ اکثر سورتوں کا شان نزول ان صحابہ کرام کے واقعات سے وابستہ ہیں۔

اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دیگر انبیاء کی طرح طبعی عمر دے کر دنیا سے اٹھا دیا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال فرما گئے۔

اسلام جو کہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا آخری دین ہے..... جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اسی طرح یہ دین اسلام بھی آخری دین ہے۔ قیامت تک یہی اصول و قواعد دین کے رہیں گے۔

۱) اب آپ دیکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے..... دوسرے نبی نے آنا نہیں..... اور نہ ہی دوسرے دین نے آنا ہے۔

اب جو دین حضور صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ کر گئے ہیں..... یہ کن کے پاس ہے..... کن ہاتھوں میں ہے..... آیا محفوظ ہاتھوں میں ہے..... یا غیر محفوظ تو تحقیق و تفتیش کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ یہ دین محفوظ ہاتھوں میں ہے، یعنی صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کے پاس ہے۔

محفوظ کیوں؟ اس لئے کہ جب یہ چند افراد تھے..... بدر کے میدان میں انہوں نے ہزاروں کے مقابلے میں اس دین کا کامیاب دفاع کیا تھا..... جب یہ ہزاروں پر پہنچے تو لاکھوں دین دشمنوں کا مقابلہ کیا..... اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد تو یہ جماعت ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش نفوس پر مشتمل تھی..... اب تو پوری دنیا نے کفر کے سامنے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئی تھی..... اس لئے معلوم ہوا کہ یہ دین جانبازوں..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پر وانوں کے محفوظ ہاتھوں میں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جو دین حضور صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے..... اس کی بنیاد..... اور اساس صحابہ کرامؓ ثابت ہوئے.....

قرآن و حدیث صحابہ کرامؓ نے ہی اس امت تک پہنچایا..... اور پوری دیانت داری اور امانت داری کے ساتھ پہنچایا..... اس راستے میں جتنی بھی تکالیف..... و شدائد آئے..... خند و پیشانی کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا..... اس دین کو پوری دنیا میں عام کرنے کیلئے..... اپنے گھریلو کو خیر باد کہا..... اپنے بیوی بچے چھوڑے.....

اور آج انہی صحابہ کرامؓ کی قبریں دنیا کے مختلف ممالک میں موجود ہیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرامؓ اس دین کو پوری دنیا تک پہنچانے کا عزم لے کر نکلے تھے.....

آج اگر ان صحابہ کرامؓ کی عزت و ناموس محفوظ نہیں..... تو دین کیسے محفوظ رہ سکے گا اور آئندہ نسلِ نو کے دلوں میں ان صحابہؓ کی محبت کیوں کرا آئے گی..... جس دن اس امت کے دل سے صحابہ کرامؓ کی محبت ختم ہو جائے گی..... اسی دن سے یہ بدعات اور ورسوماتِ شرکیہ کا شکار ہو جائیگی..... اس لئے آج ہمارا فرض بنتا ہے..... کہ ہم ناموس صحابہؓ کی خاطر اٹھیں..... اپنی جان و مال وقت صحابہ کرامؓ کے ناموس کیلئے وقف کر دیں..... اور صحابہ کرامؓ کا ایسا کامیاب دفاع کر جائیں کہ آئندہ کسی کفریہ ٹولے کو اسلام کے مضبوط قلعہ میں شگاف ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

دفاع صحابہؓ کیوں ضروری ہے؟ کے عنوان پر چند پوائنٹ تحریر کرتا ہوں..... آپ ان کو زبانی یاد کر لیں اور اس کی دعوت ہر مسلمان تک پہنچائیں۔

ہم یہ دعویٰ تو کرتے ہیں..... کہ ہم ناموس صحابہؓ کے سپاہی ہیں مگر جب ہم سے کوئی یہ پوچھتا ہے..... کہ دفاع ناموس صحابہؓ کیوں ضروری ہے؟ تو ہمارے پاس خاطر خواہ جواب نہیں ہوتا..... محض جذباتی نعروں سے کچھ نہیں ہوتا..... اپنا مشن اور کاز گھر گھر پہنچائیں..... اور یہ نمبر زیاد کر کے انکی دعوت دیں۔

اللہ آپ کا اور میرا حامی و ناصر رہے۔

رب نواز طاہر

قدافی ٹاؤن کراچی

19-1-2001

پہلا بیوائنٹ

صحابہ کرام کا دفاع دین اسلام کا دفاع ہے۔

شیخ السلام حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے ”الاصابة“ کے دیباچہ میں امام ابو زرہ رازی کا

قول کیا ہے:-

إِذْ رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَنْتَقِصُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْلَمَ أَنَّهُ
رَنْدِيقٌ "وَذَلِكَ أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَالْقُرْآنَ حَقٌّ وَمَا جَاءَ بِهِ حَقٌّ وَإِنَّمَا أَدَّى
إِلَيْنَا ذَلِكَ كُلُّهُ الصَّحَابَةُ، وَهُوَ لَا يُرَدُّونَ أَنْ يَجْرَحُوا شُهُودَنَا،
لِيَبْطُلُوا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَالْجَرَحَ بِهِمْ أَوْلَى، وَهُمْ رَنْدِيقَةٌ.

ترجمہ:-..... ”جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی
کی تنقیص کرتا ہے..... تو سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رسول برحق ہے..... قرآن برحق،..... اور جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے، وہ دین
برحق اور یہ ساری چیزیں ہم تک صحابہؓ نے پہنچائیں ہیں..... لہذا صحابہؓ ہمارے لئے رسالت
محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف الف صلوة وسلام کے) گواہ ہیں..... اور یہ لوگ ہمارے گواہوں کو
مجروح کر کے کتاب و سنت کو باطل کرنا چاہتے ہیں..... لہذا یہ لوگ خود لائق جرح ہیں..... اور
یہ لوگ بد دین زندیق ہیں۔“

خلاصہ یہ کہ ہمارا دین حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے نازل ہوا ہے..... اور چند
واسطوں کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے..... دین پر اعتماد اسی صورت میں ممکن ہے کہ وہ ہم تک
لائق اعتماد واسطوں سے پہنچا ہو..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور بعد کی امت
کے درمیان پہلا واسطہ صحابہ کرامؓ ہیں..... اگر وہ لائق اعتماد نہیں..... تو دین کی کوئی چیز بھی لائق

اعتماد نہیں رہتی..... لہذا صحابہ کرامؓ کے اعتماد کو مجروح کرنا درحقیقت دین کے اعتماد کو مجروح کرنا ہے۔

لہذا ہمیں چاہیے کہ اسلام کے ان اولین عینی شاہدین..... صحابہ کرامؓ کی عدالت کو مجروح ہونے سے بچائیں..... اور اسلام کے اس اولین بنیاد کا دفاع کریں..... تاکہ اسلام کی پوری عمارت منہدم ہونے سے محفوظ رہے..... اس لئے یہ پہلا نمبر ہے جس کی وجہ سے دفاع صحابہ ضروری ہے..... حقیقت یہ معلوم ہوئی کہ صحابہ کرامؓ کا دفاع..... دراصل دین اسلام کا دفاع ہے۔

دوسرا پوائنٹ

اللہ تبارک و تعالیٰ کے طریقے کی پیروی

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی مقدس جماعت کا خود دفاع کیا ہے..... جب اللہ تعالیٰ نے منافقین سے فرمایا..... **وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ امْنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِنْ لَا يَعْلَمُونَ** ترجمہ: ”اور جب کہا جاتا ہے ان کو ایمان لاؤ..... جس طرح ایمان لاؤ سب لوگ تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لاؤ جس طرح ایمان لاؤ بے وقوف..... جان لو وہی ہیں بے وقوف..... لیکن نہیں جانتے.....“

اس آیت میں اللہ تبارک تعالیٰ نے منافقین اور دیگر کفار سے فرمایا کہ تم صحابہ کرامؓ کی طرح ایمان لاؤ جس طرح وہ ایمان لاؤ ہیں..... لیکن ان لوگوں نے صحابہ کرامؓ کو سفہاء ہیو قوف کہا..... تو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کا دفاع کرتے ہوئے ان کفار، منافقین کی طرف وہی کلمات لوٹائے..... جو انہوں نے صحابہ کرامؓ کے بارے میں کہے تھے..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا..... **”أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ“** یعنی بے وقوف تم ہو۔ تو آج ہمیں اللہ تعالیٰ کے اس

طریقے کی پیروی کرنی چاہیے..... اور اس طریقے کی پیروی کی وجہ سے دفاع صحابہ نہایت ضروری ہو جاتا ہے آج اگر کوئی صحابہ کرام کو مرتد کہے تو ہمیں بھی وہی الفاظ ان کے بارے میں لوٹانے چاہیں اور کھلے عام اسے مرتد کہیں..... اور اگر کوئی کافر کہے..... تو ہمیں سنت اللہ کی پیروی میں اسے کافر کہنے سے کوئی چیز باز نہ رکھے..... اللہ تعالیٰ کے اس طریقہ کی پیروی کرتے ہوئے..... اگر ہم پر کوئی تکلیف آتی ہے..... تو اسے اپنی سعادت سمجھیں..... کہ اللہ تعالیٰ کے طریقے کی خاطر ہم مار کھا رہے ہیں

تیسرا پوائنٹ

صحابہ کرامؓ معیار ہدایت ہیں

صحابہ کرامؓ ہمارے لئے معیار ہدایت قرار دیئے گئے ہیں..... کہ ایمان وہ مطلب ہے جو صحابہ کرامؓ جیسا ایمان ہو۔ قرآن کریم میں رب کائنات ارشاد فرماتے ہیں..... **فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ هْتَدُوا.....** پس اگر وہ ایمان لائے اس طرح جس طرح تم ایمان لائے تو وہ ہدایت یافتہ ہونگے.....

تو صحابہ کرامؓ کے ایمان کو ہمارے ایمان کے لیے معیار اور پیمانہ مقرر کیا گیا۔ اور اس ارشاد باری تعالیٰ سے یہ ظاہر ہو گیا..... کہ صحابہ کرامؓ کا ایمان کامل..... مکمل..... بلکہ اکمل تھا۔ اب صحابہ کرامؓ ہمارے لئے معیار اور کسوٹی ہیں..... کہ ہم اپنے ایمان کو اگر پرکھیں گے..... تو صحابہ کرامؓ کی طرف دیکھیں گے..... ان کی زندگیوں سے راہنمائی حاصل کریں گے..... اب سوچنے اور سمجھنے کی بات یہ ہے کہ اگر صحابہ کرامؓ کے ایمان کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کئے جائیں..... تو ہمارے ایمان کا معیار..... اور پیمانہ کیا رہے گا..... ہم کس سے راہنمائی حاصل کریں گے..... کہ اپنے آپ کو مسلمان اور ایماندار کہلا سکیں..... تو اس کیلئے ہمیں صحابہ

کرامؓ کے ناموس و ایمان کا سپاہی بن کر میدان میں آنا پڑے گا..... پھر جو بھی زبان صحابہ کرامؓ کے ایمان کے بارے میں پوچھے..... پہلے ہم اس کے ایمان کو پرکھیں..... اور اس کے ایمان پر بحث کریں۔

چوتھا پوائنٹ

صحابہ کرامؓ ہمارے محسن ہیں۔

صحابہ کرامؓ کا دفاع ہم مسلمانوں پر اس لیے بھی ضروری ہے..... کہ صحابہ کرامؓ ہمارے محسن ہیں..... محسن کہتے ہیں احسان کرنے والے کو..... صحابہ کرامؓ جب ایمان لائے تو اس دین کیلئے اس قدر خدمات انجام دی..... اور اس دین کی خاطر تمام تر مشکلات و مصائب سے ان کا واسطہ پڑا..... وہ ہر ایک آزمائش و امتحان میں کامیاب ہوتے چلے گئے..... تو اللہ تبارک تعالیٰ نے ان کو اپنی رضا کا..... سرٹیفکیٹ دنیا ہی میں عطاء کر دیا..... اور اعلان کر دیا کہ..... رضی اللہ عنہ و رضو عنہم

جب اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کا اعلان کر دیا..... تو صحابہ کرامؓ نے یہ نہیں کیا..... کہ اب اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو چکے..... اور ہم جنت کے مستحق ہو گئے..... لہذا آرام سے بیٹھ جائیں..... بلکہ ان اللہ والوں نے ہمارے اور پوری امت کے بارے میں سوچا..... اور ہم تک یہ دین پہنچانے کیلئے..... اور ہمیں بھی جنت کا مستحق بنانے کیلئے..... اپنے ہر آرام کو تہہ دیا..... حالانکہ وہ تو بذات خود کامیاب ہو گئے تھے..... پھر اتنے تکالیف اور مصائب ہمارے لئے برداشت کئے..... تو یہ ہم پر احسان کیا..... اب اس احسان کا حق تو یہ ہے..... کہ ہم اس جماعت کے نقش قدم پر چلیں..... اور جو جماعت یا گروہ ان پر طعن و تشنیع کے تیر چلاتا ہے..... ان کا ڈٹ کر مقابلہ کریں..... کل انہوں نے ہمارے متعلق سوچا..... کیا آج ہم ان کے بارے میں نہیں سوچ

سکتے..... کیا ان کا دفاع نہیں کر سکتے.....

احسان فراموشی ایک کمینہ فعل ہے..... وہ بد فطرت اور کمینے لوگ ہوتے ہیں جو احسان فراموشی کرتے ہیں.....

کوئی غیر مند آدمی احسان فراموشی کا سوچ بھی نہیں سکتا چہ جائیکہ مسلمان احسان فراموشی کا ارتکاب کرے..... اگر آج ہمارے ذہنوں اور عقل پر مصلحت کے پردے نہ ہوتے..... اور ہمارے جذبات غیرت ایمانی سے لبریز ہوتے..... تو کسی بھی شخص کو صحابہ کرام کی مقدس جماعت کی طرف کسی بھی الزام کو منسوب کرنے کی جرأت نہ ہوتی..... جن صحابہ نے ہمارے لئے اپنے گھر بار چھوڑے..... اپنا وطن چھوڑا..... اس امت کی فکر میں ان دور دراز ملکوں..... میں مسافرانہ زندگی بسر کی..... اور ہم تک ایمان کی دولت پہنچائی..... آج ان کیلئے ہم اپنا معمولی سا سکون بھی خراب کرنے کے روادار نہیں..... ہم جیل اور گولی کے خوف سے..... خاموشی اختیار کئے بیٹھ ہیں اب غیرت اور ایمان کا تقاضہ ہے..... کہ ہم اپنے محسنوں کا دفاع کریں..... ورنہ احسان فراموشی کا بد نما داغ..... اپنے ماتھے پر سجا کر..... جینے سے مر جانا بہتر ہے.....

پانچواں پوائنٹ

نبی ﷺ صحابی کیلئے اپنی جان قربان کرنے کیلئے تیار تھے۔

بیعت رضوان جیسی عظیم بیعت ایک صحابی کی خاطر لی گئی..... صرف ایک حضرت عثمان کی خاطر تمام صحابہ اور خود سرور کونین محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی جانوں کی پروا کئے بغیر..... موت کی بیعت لی..... یہاں اس بیعت سے یہ نقطہ واضح ہوتا ہے..... کہ صحابی کا مقام کیا ہے؟ کیونکہ اس بیعت کے نتیجے میں اگر یہ جنگ کفار کے ساتھ ہو جاتی..... تو اس میں کتنے لوگ شہید

ہوتے..... اور خود پیغمبرؐ بھی شہید ہو سکتے تھے لیکن پیغمبرؐ نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر خود کو ایک صحابی کے بدلے پیش کیا..... تو اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ ایک صحابی کی کیا قدر و منزلت ہے۔

کیا ہماری جان پیغمبرؐ سے زیادہ قیمتی ہے..... کہ پیغمبرؐ تو اپنی جان صحابہ کرامؓ کے دفاع میں پیش کریں..... اور ہم اپنی جان یہ کہہ کر بچالیں کہ جان بچانا بھی فرض..... تف ہے ایسی جان اور زندگی پر..... کہ صحابہ کرامؓ پر طعن و تشنیع ہوتی رہے..... اور مسلمان زندہ رہیں..... اس موقع پر مسلمان کی پہچان تو یہ ہونی چاہئے..... کہ خود اپنا جینا بھی اپنے آپ پر حرام کر دے..... اور دشمنان صحابہؓ کا جینا بھی دو بھر کر دے.....

پہٹا پوائنٹ

صحابہ کرامؓ نبوت کی حفاظتی دیوار

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے تیس سال کی محنت اور جان فشانی سے جو جماعت تیار کی..... حضور ﷺ نے اپنا دین..... اپنی کتاب..... اور اپنی لائی ہوئی ہدایت..... کو جس جماعت کے سپرد کر کے دنیا سے تشریف لے گئے..... اور آپؐ کی تیار کی ہوئی جس جماعت کو آپؐ اور بعد کی امت کے درمیان اولین واسطہ بنایا گیا..... وہ لائق اعتماد ہے..... امانت دار ہے..... اور جب یہ لائق اعتماد ہے..... تو انہوں نے جو کچھ کیا..... وہ دین کے مطابق کیا..... اور اگر اس جماعت کو لائق اعتماد نہ سمجھیں..... تو اس کا نتیجہ بہت بھیانک اور خطرناک حد تک گمراہی میں جانے والا ہے..... کیونکہ پھر ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ.....

۱۔ آنحضرت ﷺ اپنی نبوت میں ناکام گئے اور ان کی تیس سالہ محنت (نعوذ باللہ)

رائیگاں گئی۔

۲۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت بعد فضول ٹھری (نعوذ باللہ)

۳۔ آنحضرت ﷺ کی آنکھیں بند کرتے ہی دین اسلام کا خاتمہ ہو گیا (نعوذ باللہ) دین اسلام آپ ﷺ کے ساتھ ہی دفن ہو گیا..... وہ آپ کے بعد ایک دن کیلئے کیا ایک لمحہ کیلئے بھی آگے نہیں چلا.....

۴۔ اگر آنحضرت ﷺ کی تیار کی ہوئی جماعت لائق اعتماد نہیں تھی تو اس ناقابل اعتبار جماعت کے ذریعے سے ہیں جو قرآن پہنچا وہ بھی لائق اعتماد نہ رہا..... آنحضرت ﷺ کی نبوت بھی لائق اعتماد نہ رہی..... اور دین اسلام کی کسی بھی چیز پر اعتماد نہ رہا..... کیونکہ آنحضرت ﷺ کی کتاب، آپ کی نبوت اور آپ کے لائے ہوئے دین کی ایک ایک چیز ہمیں اسی جماعت کے ذریعے سے ملی ہے..... لہذا جو شخص یا فرقہ ان صحابہ کرام کو لائق اعتماد نہیں سمجھتا..... تو ان کے اندر مندرجہ بالا عقائد ضرور ہونگے..... (جیسا کہ خوارج، روافض اور شیعہ مذہب کے مشاہدے سے ثابت ہے) اور اگر ہم آج صحابہ کرام کا دفاع نہیں کریں..... گے تو ہماری آئندہ نسلوں کیلئے یہ دین مشکوک بنا دیا جائے گا..... کیونکہ صحابہ کرام نبوت کی حفاظتی دیوار ہیں..... اگر یہ دیوار گرا دی جائے..... تو نبوت محفوظ نہیں رہتی اسلئے پیغمبر ﷺ کی نبوت کی حفاظت کی خاطر بھی دفاع صحابہ کرام ہمارے فرائض میں شامل ہیں.....

ساتواں پوائنٹ

صحابہ کرام انتخاب خداوندی ہیں۔

حق تعالیٰ شانہ نے آنحضرت ﷺ کو پوری کائنات میں سے منتخب فرمایا..... اس لئے آپ زبدہ کائنات ہیں..... سید البشر..... خیر البشر..... اور فخر اولاد آدم ہیں آپ کی کتاب خیر الکتب ہے..... آپ کا دین خیر الدیان ہے..... آپ کی امت خیر الامم ہے..... اور آپ کا زمانہ خیر

القرون ہے..... لازماً آپ کے اصحاب بھی "خیر الاصحاب" ہیں (رضی اللہ عنہم)۔ چنانچہ مستدرک حاکم میں بسند صحیح آنحضرت ﷺ کا ارشاد منقول ہے

عن عویم بن ساعده رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ ﷺ قال: ان اللہ تبارک و تعالیٰ اختارنی، واختار لی اصحابا فجعل لی منهم وزراء و انصار و اصهارا، فمن سبهم فعليه لعنة اللہ والملائكة والناس اجمعين، لا يقبل منه يوم القيامة صرف ولا عدل هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه، وقال الذهبي "صحيح"۔

(مستدرک حاکم: ص ۶۳۲-ج ۳)

ترجمہ..... حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے چن لیا..... اور میرے لئے اصحاب کو چن لیا..... پس ان میں بعض کو میرے وزیر..... میرے مددگار..... اور میرے سرالی رشتے دار بنا دیا..... پس جو شخص ان کو برا کہتا ہے..... اس پر اللہ کی لعنت..... اور سارے انسانوں کی لعنت..... قیامت کے دن نہ اس کا کوئی فرض قبول ہوگا، نہ نفل۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد آدم میں سے چھانٹ کر منتخب فرمایا..... اسی طرح لائق ترین افراد کو چھانٹ کر آنحضرت ﷺ کی صحبت کیلئے منتخب فرمایا..... اس انتخاب خداوندی کے نتیجہ میں یہ حضرات..... جن کو صحبت نبوی کیلئے چنا گیا..... اپنی علو استعداد اور اپنے جوہری کمالات کے لحاظ سے انبیاء کرام کے بعد تمام انسانوں سے افضل تھے اسی بنا پر

ان کو اللہ تعالیٰ نے "خیر امت" کا خطاب دیا۔ پس اگر صحابہ کرام سے بہتر و افضل کوئی انسان

ہوتے..... تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی محبوب ﷺ کی رفاقت و صحبت کیلئے ان کو منتخب فرماتے..... اس لئے صحابہ کرامؓ کی تنقیص صرف "صحبت نبوی" کی تنقیص نہیں بلکہ اسی کے ساتھ حق تعالیٰ شانہ کے انتخاب کی بھی توہین و تنقیص ہے..... اور جو شخص صحبت نبویؐ کی تحقیر..... اور انتخاب خداوندی کی تنقیص کرتا ہو..... اس کے بارے میں شدید سے شدید وعید بھی قرین قیاس ہے

(ماخوذ از شیعہ کی اختلافات اور صراط مستقیم)

لہذا انتخاب "خداوندی" اور "صحبت نبوی" کے حامل اس جماعت کا دفاع ہر مسلمان پر فرض ہے۔

آٹھواں پوائنٹ

صحابہ کرامؓ دین کی اصل، اساس، بنیاد، اور جڑ ہیں

صحابہ کرامؓ کا دفاع سب سے ضروری کام اس لئے ہے کہ آج ہمارے پاس جو قرآن..... کلمہ..... نماز..... زکوٰۃ..... حج..... روزہ..... احادیث مبارکہ..... جہاد..... دعوت و تبلیغ..... مساجد و مدارس موجود ہیں یہ سب ہم نے صحابہ کرامؓ کے واسطے سے نبوت سے حاصل کی..... آج اگر کوئی ان چیزوں کے بارے میں مسلمان سے سوال کر دے کہ جو قرآن کلمہ تم پڑھتے ہو..... جو نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ، تم ادا کرتے ہو..... جن احادیث پر تم عمل کرتے ہو..... جو جہاد تم فرض سمجھ کر کرتے ہو..... جس دعوت و تبلیغ کو تم ضروری سمجھتے ہو..... جن مساجد و مدارس میں تم عبادت کرتے ہو اس کی اصل کیا ہے اس کی دلیل کیا ہے اس کے گواہ کون ہیں..... اور آیا وہ گواہ ان تمام افعال کے عینی گواہ ہیں یا نہیں..... آیا وہ گواہ مستند ہیں یا مجروح..... تو ایک ایماندار مسلمان کا جواب یہی ہوگا کہ..... یہ تمام چیزیں ہم تک مضبوط..... مستند ذریعے یعنی صحابہ کرامؓ کے ذریعے سے پہنچی ہیں اور ان صحابہ کرامؓ پر جرح نہیں کی جاسکتی وہ جرح و تنقید

سے بالاتر ہیں اس لئے کہ خود قرآن و نبوت ان کے لائق اعتماد ہونے کی گواہی دیتا ہے اس لیے ان تمام چیزوں کے دین ہونے اور لائق اعتماد ہونے کیلئے سب سے پہلے صحابہ کرامؓ کو لائق اعتماد ماننا پڑے گا اور جو، ان صحابہ کرامؓ کو لائق اعتماد نہیں مانتے ان کو دین اسلام سے الگ کرنا پڑے گا دین اسلام کے ان عظیم الشان احکام کو بچانے کیلئے صحابہ کرامؓ کے ناموس کو بچانا ہوگا..... قرآن کو مستند بنانے کیلئے صحابہ کرامؓ کو مستند ماننا ہوگا کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، کی فرضیت منوانے کیلئے صحابہ کرامؓ کا لائق اعتماد ہونا پہلے منوانا ہوگا جہاد اور دعوت و تبلیغ کو ضروری قرار دینے سے پہلے صحابہ کرامؓ کا وجود ضروری قرار دینا ہوگا اس لیے کہ صحابہ کرامؓ بنیاد، اساس اور جڑ ہیں۔

صحابہ کرامؓ کے بارے میں ضروری عقائد

عقیدہ نمبر 1 رسول خدا ﷺ کی صحبت بہت بڑی چیز ہے اس امت میں

صحابہ کرامؓ کا رتبہ سب سے بڑا ہے ایک لمحہ کیلئے بھی جس کو نبی کریم ﷺ کی صحبت حاصل ہوگئی بعد والوں میں بڑے سے بڑا بھی اس کے برابر نہیں ہو سکتا

عقیدہ نمبر 2 ونحب اصحاب رسول اللہ ﷺ ولا نفرط فی

حب احد منهم ولا نتبرا من احد منهم ، ونبغض من یبغضهم ، وبغیر الحق ینذکرهم ، ولا نذکرهم الا بالخیر وحبهم دین وایمان واحسان۔ وبعضهم کفرو ونفاق و طغیان۔ (عقیدہ طحاویہ صفحہ ۱۲)

ترجمہ اور ہم رسول ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے محبت رکھتے ہیں ان میں سے کسی کی محبت میں افراط و تفریط نہیں کرتے اور کسی صحابیؓ سے برأت اختیار نہیں کرتے اور ہم اسے شخص سے بغض

رکھتے ہیں جو صحابہ کرامؓ سے بغض رکھے اور ان کو برائی سے یاد کرے اور خیر کے سوا ان کا ذکر نہیں کرتے ان سے محبت رکھنا دین و ایمان اور احسان ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر و نفاق اور طغیان ہے۔

عقیدہ نمبر 3 و نثبت الخلافة بعد رسول الله ﷺ اولاً لابی

بکر الصديق رضى الله عنه تفضيلاً له و تقديماً على جميع الامة ثم لعمر بن الخطاب رضى الله عنه ، ثم لعثمان بن عفان رضى الله عنه ثم لعلى بن ابى طالب رضى الله عنه و هم الخلفاء الراشدون والائمة المهديون (عقيدہ طحاویہ ص ۱۲)

ترجمہ : اور ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت کو سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے لئے ثابت کرتے ہیں ان کو ساری امت سے افضل اور سب سے مقدم سمجھتے ہیں ان کے بعد حضرت عمر بن خطابؓ، ان کے بعد حضرت عثمان بن عفانؓ، ان کے بعد حضرت علیؓ بن ابی طالب کیلئے اور یہ چاروں اکابر خلفائے راشدین اور ہدایت یافتہ امام ہیں۔

عقیدہ نمبر 4 صحابہ کرامؓ میں مہاجرینؓ و انصارؓ کا مرتبہ باقی صحابہؓ سے

زیادہ ہے مہاجرینؓ و انصارؓ میں اہل حدیبیہ کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے اور اہل حدیبیہ میں اہل بدر اور اہل بدر میں چاروں خلفاء کا مرتبہ سب سے زیادہ ہے چاروں خلفاء میں حضرت ابو بکر صدیقؓ و علیؓ اترتیب الخلافہ

عقیدہ نمبر 5 ومن احسن قول في اصحاب رسول الله ﷺ

واذواجه و زرياته فقد برى من النفاق (عقيدہ طحاویہ صفحہ ۱۲-۱۳)

ترجمہ:

اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ ازواج مطہراتؓ اور ذریت طاہرہ سے حسن عقیدت رکھے وہ نفاق سے بری ہے

عقیدہ نمبر 6 وان لعشيرة الذين سماهم رسول الله ﷺ و

نشهد لهم بالجنة على ما شهد لهم رسول الله ﷺ ، وقوله الحق (عقیدہ طحاویہ ص ۱۲)

ترجمہ:

اور جن دس حضرات کا نام لے کر آنحضرت ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دی ہم ان کیلئے آنحضرت ﷺ کی شہادت پر جنت کی شہادت دیتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد برحق ہے۔

عقیدہ نمبر 7 صحابہ کرامؓ کے مشاجرات یعنی ان کے باہمی جھگڑوں کا بیان

کرنا حرام ہے مگر بہ ضرورت شرعی اور نیک نیت کیساتھ جائز ہے اور جن صحابہ کرامؓ میں باہم کوئی جھگڑا ہوا ہو ہمیں دونوں سے حسن ظن رکھنا اور دونوں کا ادب لازم ہے

عقیدہ نمبر 8 ہمارے نزدیک سید الشہداء کا خطاب حضرت حمزہؓ کیساتھ

خاص ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جب کوئی خاص لقب یا خطاب کسی کو دیا ہو وہ اس کے ساتھ مخصوص رہنا چاہئے

عقیدہ نمبر 9 سید الشباب اہل الجنة حضرت حسنؓ اور حضرت

حسینؑ ہیں۔

حقیقۃً نمبر 10 صحابیت ایک وہی مرتبہ ہے جس طرح کوئی محنت اور تقویٰ کے زور سے نبی نہیں بن سکتا اسی طرح کوئی عبادت و تقویٰ کے ذریعے سے صحابی نہیں بن سکتا یعنی صحابیت وہی مرتبہ و مقام ہے نہ کہ کسی

مسلمانوں کے تمام کتب میں یہی عقائد (اور کچھ دیگر عقائد جو اس موضوع کتاب سے خارج ہیں) مذکور ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ سے محبت رکھی جائے ان کے بارے میں، طعن و تشنیع نہیں کرنی چاہئے، ان میں سے کسی کی توہین و تنقیص نہ کی جائے، ان کے عیوب نہ تلاش کئے جائیں خیر و بھلائی کے سوا ان کا ذکر نہ کیا جائے، ان کے باہمی مراتب و فضائل کا لحاظ رکھا جائے۔

دفاع صحابہ عبادت ہے
جس طرح
نماز پڑھنا عبادت ہے

آخری گزارش

مسلمان اپنے آپ کو صحابہ کرامؓ کا غلام..... اور سپاہی کہتا ہوا نہیں تھکتا..... مگر کیا عملاً بھی ہم اپنا سپاہیانہ کردار ادا کر رہے ہیں..... سپاہی کے ہوتے ہوئے اگر ڈاکہ پڑ جائے..... تو اس کا قصور سپاہی پر ڈالا جاتا ہے..... اور اسکو معطل کیا جاتا ہے..... کیا آپ صحابہ کرامؓ کے حفاظتی دستہ سے معطل ہونا چاہتے ہیں..... اگر نہیں..... اور یقیناً نہیں..... تو پھر آپ کے ہوتے ہوئے ملک پاکستان میں..... صحابہ کرامؓ پر تبرا نہیں ہونا چاہئے..... صحابہ کرامؓ کی کردار کشی نہیں ہونی چاہئے

بلکہ

- صحابہ کرامؓ کی عظمت کے ڈنکے بجنے چاہئیں۔
- صحابہ کرامؓ کا روشن کردار لوگوں میں نظر آنا چاہئے۔
- صحابہ کرامؓ والا نظام۔ نظام خلافت راشدہ اس ملک کا آئین ہونا چاہئے

جو ہو منکر مصطفیٰؐ و اصحابؓ رسولؐ کے
میں ان کافروں کو مسلمان کہہ دوں یہ مشکل ہے

مکتبہ علی المرتضیٰؑ کے قیام کے مقاصد

- ۱۔ سنیت کو بیدار کرنا اور ناموس رسالت اور ناموس صحابہؓ کی دعوت کو عام کرنا
- ۲۔ اسلامی خلافت کی دعوت کو عام کرنا خلافت کے قیام کی کوشش کرنا
- ۳۔ موجودہ معاشرہ میں دینی لٹریچر کو عام کرنا
- ۴۔ فحاشی و عریانی کے مقابلے میں صحیح اسلامی صحافت کی طرف پیش رفت
- ۵۔ لوگوں میں اسلامی عقائد کے حوالے سے خصوصی لٹریچر کا اجراء

گزارش

مکتبہ علی المرتضیٰؑ کے ساتھ تعاون آپ کا اخلاقی فرض ہے کسی بھی قسم کے اسلامی لٹریچر کے لیے رابطہ کریں۔

رابطہ کیلئے

مکتبہ علی المرتضیٰؑ

لاری اڈہ مانسہرہ

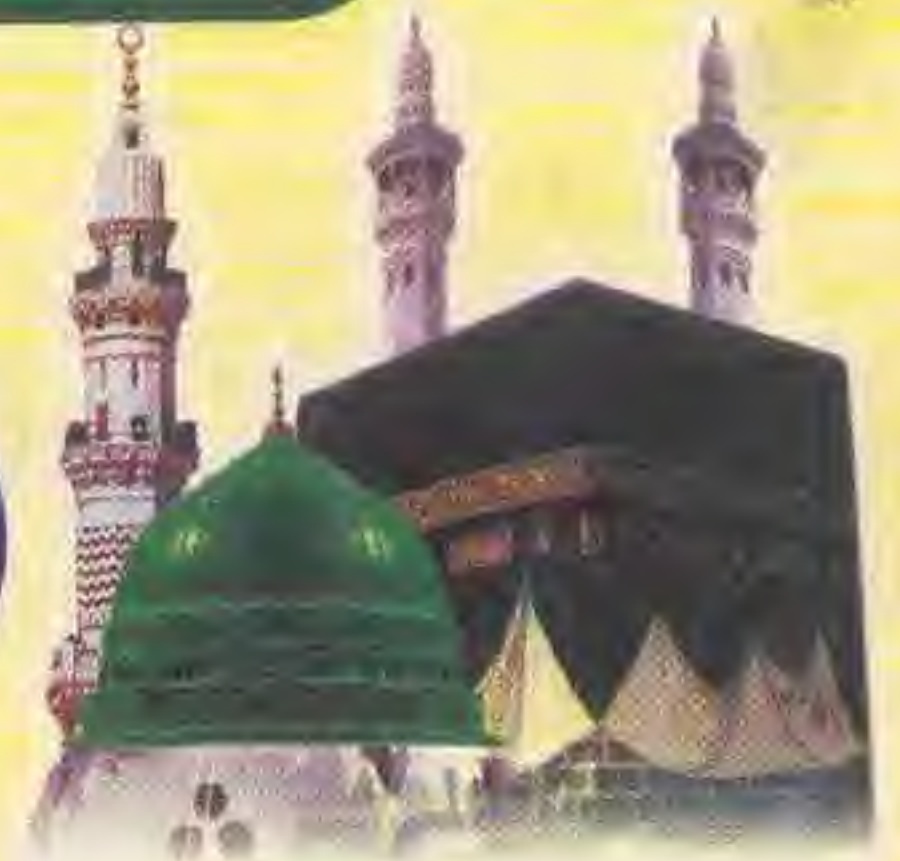


ایڈوانسنگ کا بااعتماد ادارہ

میڈیا فاؤنڈیشن
الجزیرہ

ALAZEEM
A
T

Media Foundation



ہر قسم کی
کمپیوٹر
کے لیے



ملک کے نامور علماء کرام شعراء عظام، قراء حضرات کی آڈیو و ڈیوڈیو، کیسٹ اینڈ دیوٹی کتب کا مرکز

تھوک و پرچون میں دستیاب ہے نیز: کمپیوٹر کے سافٹ ویئر ہارڈ ویئر کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

0302-5001831

0321-5334011

پروفیشنل

شفیق الرحمن صاحب

الجزیرہ میڈیا فاؤنڈیشن

مکتبہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
لاری اوڈہ مانسہرہ

ناشر

Cell # 0300-5025922